السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی بھی آدمی کے فوت ہوجانے پرتین دن تک افسوس کےلیے بیٹھا جاتا ہے اگر کوئی آدمی وہاں آکر دعا مانگنے کو کہتا ہے اورہاتھ اٹھا کر جودعا مانگی جاتی ہے اس بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کار بتائیں ۔کیا ہاتھ اٹھا کردعا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فوت شدہ آدمی کی پس ماندگان سے تعزیت کرنا مسنون و مستحب ہے لیکن اس امر کےلیے حقہ لگا کر بیٹھے رہنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے بلکہ حدیث جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں اہل میت کے ہاں اجتماع کو نوحہ قرار دیا گیا ہے۔

كنا نعد الاجتماع الى اهل الميت وصنعة الطعام بعد دفينه من النياحة» عن جرير بن عبد الله البجلي قال: كنا نري الاجتماع الى اهل الميت وصنعة الطعام من النياحة صححه الامام البوصيري علي شرط البخاري ... ومسلم مصباح الزجاجة» (١/٥٣٥) فقہ حنفی کی مشہور کتاب فتح القدير(2/151) میں ہے''هي بدعة قبيحة'' ومال اليه النووي فی شرح المنهاج (٥/٢٩-) ط مكتبة الارشاد مكة

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث جریر :

اخرجه ايضا ابن ماجه واسناده صحيح (نيل الاوطار: 4/104)''

بسلسلہ دعا مولانا محمد اسماعیل سلفی رقمطراز ہیں؛"موت کے بعد میت کےلیے دعا اورصدقہ یقیناً مفید ہیں جنازہ خود میت کےلیے دعا ہے لیکن صدقہ اوردعا کےلیے کسی وقت کا تعین شرعاًثابت نہیں موت کے بعد میت کے گھر بیٹھ کر عموماً دعاؤں کا تا نتا بندھ جاتا ہے ہر آنے والا دعا کےلیے اس انداز سے درخواست کرتا ہے گویا وہ اپنی حاضری نوٹ کرا رہا ہے ایک سیکنڈ میں دعا ختم ہوجاتی ہے اورحقہ اورگپوں کا ورد شروع ہوجاتا ہے اوردعا کے وقت بھی دل حاضر نہیں ہوتا حالانکہ دل کی توجہ دعا کےلیے ازبس ضروری ہے۔

(لا يقبل الله من قلب لاه» صححه الباني «واعلموا ان الله لا يستجيب دعاء من قلب غافل لاه» صحيح ترمذي ابواب الدعوات رقم الباب (٦٦) ح (٣٧٢٥) الصحيحة (٥٩٤»

''اللہ غافل دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔''

میت کےلیے دعا ہر وقت بلا تخصیص کی جاسکتی ہے اورزندوں کی طرف سے یہی بہترین صلہ ہے جو میت کو دیا جاتا ہے بشرطیکہ سنت کے مطابق ہو تعزیعت کا مطلب گھر والوں کی تسکین ہے دعا اگر مجلس کی بجائے انفرادی طورپر کی جائے تو دعا کا مقصد پورا ہوسکتا ہے غرض یہ تین دن کا جلسہ دعائیہ سنت سے ثابت نہیں ان مجالس میں حقہ اوربھی ان کے مقصد کو برباد کردیتا ہے (الاعتصام "گوجرانوالہ 28دسمبر1951ء)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص604

محدث فتویٰ